Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

انوار ۱۴ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۷۲

ایڈیٹر۔ عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ || ۲۶ وفا ۱۳۳۱ ہش — ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۵۲ء || نمبر ۱۰۰

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کراچی پہنچ گئے

(سٹاف رپورٹر)

کراچی ۲۵ جولائی بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو آج ٹھیک گیارہ بجے بھارتی ایرفورس کے ایک طیارے کے ذریعہ ماڑی پور کے ہوائی اڈے پر اترے۔ آپ کے ساتھ مسز وجے لکشمی پنڈت اور ہندوستان و پاکستان کے تعلقات کے بعض ماہرین بھی آئے ہیں۔ جونہی آپ کا طیارہ ہوائی اڈہ پر اترا۔ مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان اور انکی بیگم نے آگے بڑھ کر پنڈت نہرو اور مسز لکشمی پنڈت کا استقبال کیا۔ گیارہ بجکر ۵ منٹ پر ہوائی فوج کے ایک دستہ نے پنڈت نہرو کو گارڈ آف آنر پیش کی۔

سلامی لینے اور معائنہ کرنے کے بعد پنڈت جی نے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان۔ راجہ غضنفر علی خاں سفیر پاکستان برائے بھارت۔ چیف کمشنر کراچی مسٹر نقوی دولت مشترکہ کے سفراء۔ آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن عہد پاک و بھارت کلچرل ایسوسی ایشن کے نمائندوں سے مصافحہ کیا۔ اخباری نمائندوں سے ملنے کے بعد ۱۱ بجکر پندرہ منٹ پر آپ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کے ساتھ کار میں بیٹھ کر گورنر جنرل ہاؤس تشریف لے گئے۔ راستہ بھر میں جسے کراچی کے شہریوں نے جھنڈیوں اور محرابوں سے آراستہ کیا تھا۔ مکانوں کی چھتوں برآمدوں اور سڑکوں پر کھڑے ہزاروں لوگوں نے تالیوں اور نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کے ایک سوال کے جواب میں کہ آپ پریس کانفرنس کب بلائیں گے۔ آپ نے فرمایا "میں غور کر کے بتاؤں گا" جب آپ سے پاکستانی عوام کے نام کسی پیغام کی درخواست کی گئی۔ تو آپ نے کہا۔ "میں ہمیشہ پُر امید رہتا ہوں"۔

آج دوپہر کے بعد گورنر جنرل ہاؤس میں نہرو رسمی مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو جائیگا۔ شام کو وزیر اعظم کی قیامگاہ پر ان کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت دی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم کی کانفرنس کا دوسرا اجلاس کل ۲۶ جولائی کو اس وقت شروع ہوگا جب پنڈت نہرو قائد اعظم اور قائد ملت کے مزارات پر پھول چڑھانے کے بعد واپس آکر مسٹر محمد علی کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھا چکیں گے۔ شام کو بھارتی ہائی کمشن کی استقبالیہ دعوت میں آپ شرکت فرمائیں گے ۲۷ جولائی کو وزیر اعظم پاکستان سے آپ دوبارہ ملیں گے۔

اسی شام آپ وہ تقریب پاکستانی فوج کے اس دستے کی سلامی لیں گے جس نے ملکہ الزبتھ دوم کے جشن کی تاجپوشی میں شرکت کی تھی پیر کی شام کو بیگم محمد علی مسز وجے لکشمی پنڈت کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت دیں گی۔ جس میں خواتین شریک ہوں گی ۲۸ جولائی کی صبح کو آپ اپنے عملے سمیت واپس دہلی تشریف لے جائیں گے

اتوار کو پن من جوم میں عارضی صلح کے معاہدہ پر دستخط ہو جائینگے

سیئول ۲۵ جولائی۔ اگر جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری کی طرف سے کوئی نیا شوشہ نہ کھڑا نہ ہو گیا۔ تو آج کوریا میں عارضی صلح کی تفصیلات مکمل ہو جائیں گی۔ دریں اثنا کمیونسٹ مزدوروں نے پن من جوم میں وہ عمارت مکمل کر لی ہے جہاں صلح نامہ پر دستخط ہوں گے۔ لڑائی کے محاذ پر کمیونسٹوں نے یہ دکھانے کے لئے کہ انہوں نے دب کر صلح نہیں کی۔ زبردست حملے شروع کر دیئے ہیں۔ واشنگٹن میں سرکاری افسروں کا کل یہ خیال تھا۔ کہ اگر کمیونسٹوں کی طرف سے کوئی عذر نہ ہو گیا ہوا یا جنوبی کوریا کے صدر کی طرف سے کوئی شوشہ کھڑا نہ ہو گیا۔ تو معاہدہ صلح پر اس ہفتہ کے اختتام پر غالباً اتوار کو دستخط ہو جائیں گے واشنگٹن میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ تفصیلات طے ہونے کے ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ خبروں میں کہا گیا ہے۔ کہ جنرل مارک کلارک کو اقوام متحدہ کے سپریم کمانڈر کی حیثیت سے معاہدہ صلح پر دستخط کرنے کے آخری اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ یہ اختیار صدر آئزن ہاور نے پچھلے دنوں انہیں دیئے تھے۔ تاکہ پن من جوم میں تفصیلات طے ہونے پر بلا تاخیر وہ اپنا کام کر سکیں۔

ادھر امریکہ کے وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے وہائٹ ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے۔ کہ وہ کوریا میں جلدی صلح ہو جانے کے بارہ میں نہ ہی پر امید ہیں اور نہ ہی مایوس مسٹر ڈلس نے رپورٹروں کو صدر آئزن ہاور سے اپنی پچاس منٹ کی بات چیت کے متعلق کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔ پن من جوم میں اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے رابطہ افسروں نے پھر ملاقات کی۔ اور "خاص" سٹاف افسران نے صلح کی آخری تفصیلات طے کیں۔ امریکہ کے جنوبی کوریا میں سفیر مسٹر ایلیس برگز نے تیسری بار پھر صدر سنگمن ری سے ملاقات کی۔ اور انہیں یقین دلایا۔ کہ اقوام متحدہ ان کی مدد سے دست کش نہیں ہوگی

فرانس سے ۴۳ مزید ریل کے ڈبے روانہ کر دیئے گئے

کراچی ۲۵ جولائی: کراچی کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ فرانس سے ریل گاڑیوں کے مزید ۴۳ نئی طرز کے ڈبے پاکستان روانہ ہو چکے ہیں۔ ریل گاڑیوں کے ڈبوں کی یہ دوسری کھیپ ہے۔

کمبوڈیا کو آزادی دینے کے متعلق فرانس کا جواب غیر تسلی بخش ہے

سائیگون ۲۵ جولائی: کمبوڈیا کے وزیر اعظم پان نادو تھ نے کابینہ کے ایک ہنگامی جلسہ کے بعد کہا کہ کمبوڈیا کو مکمل آزادی دینے کے مطالبہ کے جواب میں فرانس کا جواب غیر تسلی بخش ہے۔ فرانس نے شاہ نورودم سہانوک کو جو جواب دیا ہے۔ وزیر اعظم نے اس کا انکشاف نہیں کیا لیکن باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ فرانس نے کمبوڈیا کا یہ مطالبہ رد کر دیا ہے۔ کہ پہلے آزادی دی جائے۔ اور اس کے بعد مزید بات چیت کی جائے۔ ذمہ دار فرانسیسی حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ نوجوان بادشاہ جنہوں نے ہر قیمت پر آزادی حاصل کرنے کا تہیہ کیا تھا۔ شاید فرانسیسی یونین سے باہر جانے کا فیصلہ کر لیں۔ وزیر اعظم کمبوڈیا نے کابینہ کے اجلاس کے بعد بتایا کہ ہم اس وقت ٹھیک اسی جگہ ہیں جہاں چند ہفتے پہلے تھے۔ اس صورت حال کی موجودگی میں اب بادشاہ کو ہی کوئی فیصلہ کرنا ہے۔ فرانسیسی جواب اور کابینہ کے اجلاس کی رپورٹ شاہ کو "سیم ریپ" روانہ کر دی گئی ہے۔ جہاں انہوں نے سیاسی اور فوجی ہیڈ کوارٹر قائم کر لئے ہیں۔

مشرقی جرمنی کے ایک اور وزیر کو برطرف کر دیا گیا

برلن ۲۵ جولائی۔ مشرقی جرمنی کے وزیر محافظت ہر ولیم زیسر کو ان کے عہدہ سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اب ان کی وزارت کو وزارت داخلہ میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ ہر زیسر روس کے سابق وزیر داخلہ بیوریٹی بیریا کے پرانے دوست تھے۔ اس کے علاوہ ایک اور کمیونسٹ ریاست البانیہ کی عوامی اسمبلی کے صدر مستعفی ہو گئے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے ان کا استعفٰی منظور کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ البانیہ میں وزیروں کی تعداد بھی کم کر دی گئی ہے۔ جنرل انور ہوجا بدستور وزیر اعظم ہیں۔ لیکن ان کے پاس اب خارجی امور اور دفاع کے محکمے نہیں رہے۔

مغربی جرمنی کے چانسلر کا بیان

امریکی وزارت خارجہ کی تردید

واشنگٹن ۲۵ جولائی امریکہ کے محکمہ خارجہ نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ مغربی جرمنی کے چانسلر ایڈینائر نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ یورپ کے دفاعی ادارے اور روس کے درمیان غیر جارحانہ معاہدہ پر دستخط ہونے چاہئیں۔ لیکن ایک برطانوی ترجمان نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ ڈاکٹر ایڈینائر نے یہ کہا ہے۔ کہ یورپ کا دفاعی ادارہ اور روس یورپی ملکوں کے تحفظ کی ضرورت پر غور کریں ÷

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے علیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۵۳ء

امریکہ میں اسلامی ثقافت کی کانفرنس

انگریزی معاصر روزنامہ "ڈان" مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۵۳ء میں جناب ایم۔ اے اعظم صاحب کا ایک مضمون بعنوان "امریکہ کو اسلام کے سمجھنے میں مدد دینے کا سنہری موقعہ" شائع ہوا ہے۔ فاضل مضمون نگار نے اس مضمون میں مسلمانان عالم کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ پرنسٹن یونیورسٹی واقعہ نیوجرسی اور ولیس لائبریری آف کانگرس واشنگٹن ڈی۔سی ممالک متحدہ امریکہ کے متحدہ اہتمام کے تحت کانفرنس میں جو "ثقافت اسلامی کے دنیائے جدید سے تعلقات" کے مضمون پر ہونے والی ہے پورا پورا حصہ لیں۔ اور اسلام کی اشاعت کے اس عظیم موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

جیسا کہ یونیورسٹی اور کانگرس لائبریری کی مشترکہ ایک حالیہ پریس رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ کانفرنس ۱۷-۱۸ستمبر ۱۹۵۳ء کو یونیورسٹی میں اور ۱۷-۱۸-۱۹ ستمبر ۱۹۵۳ء کو کانگرس کی لائبریری میں منعقد کی جائے گی۔ یونیورسٹی اور کانگرس نے مشترکہ طور پر بیان کیا ہے۔ کہ ممالک متحدہ میں اسلامی ثقافت کی بنیادوں اور اسلامی زندگی کے روحانی اور دماغی پہلوؤں کے مزید علم کی جو ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اس کو پورا کیا جانے پر قیاس کیا جاتا ہے کہ اسلام کی امروزہ نمایاں تحریکات کے زیادہ سے زیادہ فہم سے اس ملک میں اسلام کے متعلق ریسرچ اور مطالعہ کے نئے راستے کھل جائیں گے۔

مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو مضامین پڑھے جائیں گے یا جو بحثیں ہوں گی۔ ان کا زیادہ تر حصہ تین باتوں پر ہوگا۔

اول۔ اسلامی ثقافت میں کلاسیکل عنصر (۲) اسلامی قانون اور سوسائٹی (۳) موجودہ دماغی اور روحانی اسلامی تحریکات

کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے مصر، ہندوستان، انڈونیشیا، ایران، عراق و اردن لبنان، ملایا، پاکستان، سعودی عرب، شام، ترکی اور یمن سے مندوبین مدعو کئے گئے ہیں

جناب ایم۔ اے اعظم نے اپنے اس مضمون میں پاکستان کے مسلمانوں کو بعض مشورے بھی دیئے ہیں۔ کہ انہیں کس طرح اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ آپ نے سب سے مفید مشورہ جو دیا ہے وہ یہ ہے کہ اس موقعہ پر تمام مسلمانوں کو فرقہ پرستی سے بالا اور متحد ہو کر اسلام کی وکالت کرنی چاہیئے۔ اور شیعہ، سنی، چشتی، قادری قادیانی وغیرہ تحریکات کے باہمی اختلافات کو بالکل نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ ہمیں صرف اس اسلام کو تسلیم کرنے کا حکم ہے۔ جو قرآن کریم، احادیث نبوی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں ملتا ہے۔ مضمون نگار صاحب کا ایک مشورہ یہ بھی ہے کہ ایک کمیٹی بنانی چاہیئے۔ جس کے تین شعبے ہوں۔ جو ان تین پہلوؤں پر حاوی ہوں جن کے متعلق کانفرنس میں مضامین پڑھے جائیں گے یا بحثیں ہوں گی۔

ہماری رائے میں جناب ایم۔ اے اعظم صاحب کا مسلمانوں کی اس طرف توجہ مبذول کرانا نہایت مستحسن ہے اور ہمیں امید ہے کہ پاکستان کے مقتدر مسلمان جو اس کام میں مدد دے سکتے ہیں جلد از جلد کانفرنس میں حصہ لینے کی تیاری میں مصروف ہو جائیں کیونکہ وقت بہت کم ہے اور کام بہت زیادہ ہے۔

اس ضمن میں جناب ایم۔ اے اعظم نے مذاہب عالم کی اس کانفرنس کا دردناک حال بھی بیان کیا ہے۔ جو ۱۸۹۳ء میں شکاگو میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں ہندوستان سے ہندو مذہب کے وکلاء نے تو بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ مگر اسلام کی نمائندگی دو اشخاص نے کی۔ جن میں سے ایک کا نام سدھو رام اور دوسرے کا نام زندہ رام تھا۔ ان دونوں کا ذکر کرتے ہوئے جناب ایم۔ اے اعظم بتاتے ہیں کہ

"دونوں ریشمی زریں لباس میں ملبوس پوری شان سے سٹیج پر براجمان تھے۔ سوائے گاہ بگاہ اپنی پرشکوہ پگڑیوں کے شملوں کو لہرا دینے کے تمام اجلاس میں چپ چاپ بیٹھے رہے۔ یہ لوگ مغربی ہندوستان سے شائد تجارتی اغراض کے لئے امریکہ گئے تھے۔ اور محض ذاتی شہرت کی خاطر انہوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ مگر ان کو فی الواقعہ ہندوستان کے مسلم مندوبین تسلیم کیا گیا تھا۔ اور ان کی اسی لحاظ سے آؤ بھگت کی گئی تھی۔ لہذا یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ امریکہ کے لوگ اکثر اسلام سے اتنی عظیم ناواقفیت کا مظاہرہ کرتے ہیں"

ہم مضمون نگار کے الفاظ میں کچھ اضافہ نہیں کرنا چاہتے۔ اس سے خود بخود واضح ہے کہ موجودہ زمانہ میں مسلمانوں نے تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام سے کس قدر غفلت برتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صلیبی جنگوں کے بعد مختلف علاقوں کے مسلمان حکام تو خانہ جنگیوں میں مصروف ہو گئے۔ اور علماء کا ایک طبقہ جس کی درباروں میں رسائی تھی کفر و ارتداد کے فتووں میں لگ گیا۔ اور اپنے حریفوں کو مٹانے اور ذرا ذرا سے نظری اور عملی اختلاف پر ہنگامہ آرائی کرنے میں مشغول ہو گیا۔ اور ایک دوسرا طبقہ عوام سے اپنی روزی کمانے اور ان کو بہکانے اور پھسلانے کے لئے وقف ہو گیا۔ اس عہد میں جو علمائے حق پیدا بھی ہوئے انہوں نے اس افراتفری اور جنگ و جدل کی مضرات سے محفوظ رہنے کے لئے گوشہ گیری اختیار کی۔ اور یا پھر آوازۂ حق بلند کر کے درباری علماء کا شکار ہو گئے۔ اگرچہ آخر الذکر لوگ اپنی بساط کے متعلق کچھ کام کرتے رہے۔ مگر وہ بھی زمانۂ حال کے بدلے ہوئے حالات کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اول تو اکثر علماء نے مسلمانوں کو مغربی علوم سے نفور کی کوشش کی۔ اور سر سید مرحوم اور ان کے ہمراہی میدان میں اگر نہ نکل پڑتے۔ تو آج اول تو مسلمانوں کا نام و نشان ہی ہندوستان میں نہ ملتا۔ اور اگر ملتا بھی تو وہی سدھو رام اور زندہ رام قسم کے مسلمان ہوتے۔ اس عہد میں بھی ہندوستان کے علماء نے تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے جو کچھ بھی کیا وہ یہ ہے کہ انہوں نے سر سید مرحوم اور اس کے ساتھیوں اور دوسرے علمائے حق پر نہ صرف خود کفر و ارتداد اور واجب القتل ہونے کے فتوے لگائے بلکہ علمائے اسلام سے کفر و ارتداد کے فتوے حاصل کرنے کے لئے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ تک گئے

اگر اس عہد کے ہندی علمائے اسلام کے کارناموں کو یکجا جمع کیا جائے تو ایک دوسرے پر کفر و ارتداد کے فتاوے کے سوا آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پریس اور کاغذ کی در آمد نے انہیں جو سہولتیں بہم پہنچائیں وہ تمام کی تمام انہوں نے ایک دوسرے کو گرانے اور کام کرنے والوں کی تضحیک و تذلیل میں صرف کر دیں۔

اس کے باوجود کچھ خدا کے بندے ان تمام مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے ابھی تک کچھ نہ کچھ کام کرتے رہے ہیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر جناب مضمون نگار نے بھی کیا ہے۔ اور جنہوں نے انگریزی زبان میں اسلام کے متعلق کچھ لٹریچر مہیا کیا۔ اور کوشش کی کہ مغربی ممالک میں متعصب پادریوں نے جو اسلام کے متعلق زہر پھیلا رکھا ہے اس کی کچھ تلافی کی جائے۔ مضمون نگار نے ان لوگوں کی جو فہرست دی ہے وہ حسب ذیل ہے۔ سید امیر علی، خواجہ کمال الدین، مولانا محمد علی، علامہ عبداللہ یوسف علی، پکتھال، ایچ۔ اے۔ آر گب۔ مرزا غلام احمد۔ آفتاب الدین، غلام سرور، یعقوب خان، ڈوڈلے رائٹ، لارڈ ہیڈلے، ڈبلیو۔ بی۔ بشیر پکارڈ، علامہ اقبال وغیرہ

یہ فہرست اگرچہ نامکمل ہے تاہم یہ درست ہے کہ بعض خدا کے بندوں نے مغرب میں اسلام کے متعلق صحیح علم پھیلانے کے لئے اپنی بساط کے مطابق مزدور کوششیں کیں۔ اور حتی الوسع ان الزامات کا جواب مہیا کیا۔ جو متعصب عیسائی پادریوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگا رکھے ہیں۔ مثلاً اسلام اپنی اشاعت کے لئے تلوار کا مرہون ہے۔ اسلام صرف مذہبی دیوانے پیدا کرتا ہے۔ اور نعوذ باللہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی محض ایک دنیاوی لیڈر تھے وغیرہ وغیرہ

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ فی زمانہ پھر بعض رجعت پسند علماء نے ان بزرگوں کے کام پر پانی پھیرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اسلام کے ایسے ایسے خود ساختہ نظریئے پیش کئے ہیں۔ جن سے مغربی متعصب مستشرقین اور پادریوں کے سراسر غلط الزامات کی تائید ہوتی ہے۔ جو اسلام کو اشتراکیت اور فاشزم کی طرح محض ایک دنیاوی اور مادی تحریک سمجھتے ہیں۔ اور یہ نظریہ پیش کرتے ہیں۔ کہ اسلام میں تلوار سے قلعہ رانی کرنے کے بعد ہی تبلیغ کی تخم ریزی کرنا نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہی بالجبر دنیا میں حکومت الٰہیہ قائم کرنا ہے۔

ہم نے اس ضمن میں ان باتوں کا ذکر کر دینا اس لئے ضروری سمجھا ہے۔ کہ اگر جناب

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

مساجد کے آداب کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

احترام مساجد

جس طرح باجماعت نماز پڑھنا شریعت کا حکم ہے اور باجماعت نماز پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح مساجد کا احترام اور ادب بھی نہایت ہی اہم اور ضروری ہے۔ مساجد اس لئے ہیں کہ ان کے اندر خدا کا ذکر کیا جائے اور اس کا نام لیا جائے۔ ان میں اِدھر اُدھر کی باتیں شروع کر دینا۔ ان کے احترام اور ادب کے منافی ہے۔ پس مسجدوں میں آکر ان کا ادب اور احترام کرنا چاہیئے۔ اور ان کا ادب و احترام یہی ہے کہ ماسوا ان امور کے جو ادب و احترام کے منافی نہیں ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔

مساجد کا استعمال

مساجد چونکہ مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ ہیں۔ اس لئے سوائے نماز اور ذکر الٰہی کے وہ بعض ایسے کاموں کے لئے بھی استعمال ہو سکتی ہیں جن کا اثر قومی رنگ میں ہوتا ہو۔ مثلاً وہاں قومی معاملات سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔ تعلیم و تعلم جاری کی جا سکتی ہے علم پڑھایا جا سکتا ہے۔ درس دیئے جا سکتے ہیں۔ اور اور کام ہو سکتے ہیں جو قومی کام ہوں۔ اور جن کا اثر قوم پر پڑتا ہو۔ لیکن افراد کی باتیں گھروں میں بہ نسبت مساجد کے زیادہ طے ہونی چاہیئں۔ اور ان کے لئے مسجد کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

مسجد نبوی کا استعمال

یہی وجہ ہے کہ مسجد نبوی میں جنگی امور کے متعلق بحثیں کرتے ہوئے تو نظر آتے ہیں تعلیم دیتے ہوئے تو نظر آتے ہیں اور درس دیتے ہوئے تو نظر آتے ہیں۔ لیکن دنیاوی امور یا ذاتی معاملات یا خانگی باتیں کرتا ہوا کوئی نظر نہیں آتا۔ اور اگر کوئی شخص اس میں کھڑے ہو کر یہ کہہ دیتا کہ میری فلاں چیز گم گئی ہے اگر کسی کو ملی ہو تو مجھے دیدے۔ تو کہا جاتا کہ خدا تمہاری اس چیز میں برکت نہ ڈالے۔ مسجد گمی ہوئی چیزوں کے لئے نہیں۔ پس مسجد اگر ہے تو نماز کے لئے ہے۔ اور پھر یا قومی معاملات اور تعلیم وغیرہ کے واسطے ہے۔ ان میں جنگی معاملات کے متعلق تو مشورہ ہو سکتا ہے ان میں قضا کے امور تو طے پا سکتے ہیں ان میں تعلیم تو دی جا سکتی ہے ان میں درس تو دیئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ وہ باتیں ہیں۔ جن کا قومی معاملات پر اثر پڑتا ہے۔ لیکن ان کے سوا کوئی اور کام ان میں نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی کوئی اور کام مساجد میں کرنا درست ہے۔ اور خاص کر کوئی ایسا کام تو مساجد میں کرنا ہرگز درست نہیں۔ جس کا اثر قومی نہیں بلکہ انفرادی ہے مسجد چونکہ مسلمانوں کے اجتماع کی جگہ ہے اس لئے اس میں اس قسم کے امور جائز قرار دیئے گئے ہیں۔ اور قضا اور جنگی معاملات اور تعلیم و تعلم اور درس و تدریس کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر ذاتیات کی باتوں اور غیر قومی امور کو درست نہیں رکھا گیا۔ الا ماشاء اللہ"

نصیحت

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ مساجد میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کیا کریں تعلیم دیں درس جاری کریں اور دوسرے قومی معاملات طے کریں۔ بیشک یہاں کے محکموں والے مسجدوں میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے مشورہ لے سکتے ہیں اور فیصلے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے کام ذاتی نہیں قومی ہیں۔ اور ان کا اثر صرف افراد پر نہیں پڑتا بلکہ قوم پر بھی پڑتا ہے۔ پس مساجد میں قومی کام تو کئے جا سکتے ہیں لیکن اِدھر اُدھر کی باتیں نہیں کی جا سکتیں اور گپیں نہیں ہانکی جا سکتیں۔ میں اپنی جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خود بھی ایسا نہ کریں۔ بلکہ مسجدوں میں آکر ذکر الٰہی کریں۔ قومی کام کریں تعلیم دیں وعظ و نصیحت کریں درس دیں اور اگر کسی دوسرے کو دیکھیں کہ وہ کوئی ایسا کام کر رہا ہے جس سے مسجد کے ادب و احترام میں فرق آتا ہے۔ تو اگر وہ ان کا دوست اور واقف ہے تو اسے سمجھا دیں اور اگر واقف نہیں تو کسی کے مخاطب کئے بغیر بلند آواز سے کہدیں۔ مساجد نماز یا ذکر الٰہی کے لئے ہیں یا تعلیم اور قومی کاموں کے لئے ہیں اِدھر اُدھر کی باتوں کے لئے نہیں۔ اگرچہ ذکرِ الٰہی کرنے کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ جس وقت بھی انسان چاہے ذکرِ الٰہی کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے بہترین وقت مسجد میں آکر امام کی انتظار کرنے کا جو وقت ہے وہ ہے۔ کیونکہ ایک تو اس سے مسجد میں آکر اِدھر اُدھر کی باتوں سے انسان بچا رہتا ہے۔ دوسرے یہ وقت فرصت کا ہوتا ہے۔ خواہ کوئی زمیندار ہو یا تاجر ملازم ہو یا پیشہ ور۔ وہ سمجھتا ہے یہ فارغ وقت ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ جب تک نماز نہیں ہو لیتی میں مسجد سے نہیں جا سکتا۔ پس وہ اس خالی وقت میں وہ اچھی طرح ذکر الٰہی کر سکتا ہے۔ اور اگر اس کو ضائع نہ کرے اور اس میں ذکر الٰہی کرنے کی عادت ڈالے۔ تو قلب میں بہت بڑی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور پھر نور الٰہی کا نزول ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پس امام کی انتظار میں جو وقت مسجد میں گذرتا ہے۔ اس کو رائگاں نہیں گنوانا چاہیئے بلکہ اس میں ذکر الٰہی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ذکر الٰہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے مومن کا آئینہ دل صاف ہو جاتا ہے جس میں وہ خدا کی شکل کو دیکھتا ہے۔ اور انوار الٰہی کا مہبط بن جاتا ہے۔

تسبیح و تحمید

ذکروں میں سے بھی بعض ذکر ایسے ہیں جو زیادہ مفید ہیں۔ اور جلدی ہی ایک شخص کے دل کو پاک اور انوارِ الٰہی کا مہبط اور نزول گاہ بنا دیتے ہیں۔ ان ذکروں میں سے خصوصیت کے ساتھ تسبیح و تحمید ہے۔ اس سے انسان جلدی ترقی کرنی شروع کر دیتا ہے۔

دنیا میں ہر ایک شخص تجربات حاصل کرتا ہے۔ عام طور پر سامنے نمونہ دیکھ کر حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی اعمال کو درست اور صحیح بنانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ بھی کسی نمونہ کو سامنے رکھتا ہے۔ اور یہ دیکھ کہ فلاں شخص کے اعمال اچھے ہیں۔ اور اعمال کے اچھا ہونے سے اسے یہ فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔ وہ بھی کوشش کرتا ہے کہ اپنے اعمال بھی اس شخص جیسے بنائے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ ایک اور فرض بھی ہے جو انسان کے ذمہ ہے اور وہ اس غرض کا حاصل کرنا ہے جس کے لئے وہ دنیا میں بھیجا گیا۔ مگر یہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی جب تک انسان ویسے عمل نہ کرے۔ جو اس غرض کے حاصل کرنے والے ہیں۔ اور چونکہ انسان نمونہ کو دیکھ کر کچھ حاصل کرتا ہے۔ اس لئے اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے بھی وہ بعض ایسے لوگوں کے اعمال سامنے رکھ لیتا ہے جنہوں نے اس غرض کو حاصل کر لیا پھر جب وہ ان پر عمل پیرا ہو تو اس غرض کو حاصل کر لیتا ہے جس کے لئے وہ دنیا میں بھیجا گیا۔ پس ہماری جماعت کو بھی اس غرض کے حصول کے لئے منعم علیہ لوگوں کے اعمال کو نمونہ بنانا چاہیئے۔ تاکہ ان کا دل بھی ایسا ہو جائے کہ خدا کی صفات اس پر جلوہ گر ہوں اور اپنی پیدائش کی غرض کو پالیں۔ تسبیح و تحمید انسان کے دل کو ایسا بنا دیتی ہے اور وہ غرض جو کہ انسان کے دنیا میں آنے کی ہے۔ اس کے ذریعہ پوری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب ایک شخص خدا کی تسبیح و تحمید کرتا ہے۔ تو دونوں باتیں اس کے سامنے آجاتی ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ خدا پاک ہے تو ہمیں بھی پاک بننے کا خیال آتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم اس کو پا نہیں سکتے۔ اور چونکہ وہ پاک ہے اور اس کو پانے کے لئے پاک ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہم اگر اس کو پانا چاہیں۔ تو ہمیں پاک ہونا چاہیئے اس لئے جب ہم خدا کو پاک کہتے ہیں۔ تو ہمیں بھی پاک ہونے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ہم تسبیح و تحمید کریں گے تو بہترین نمونہ صفاتِ الٰہیہ کا ہمارے سامنے آجائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی صفات کے نمونہ کو دیکھ کر ہمیں خیال پیدا ہوگا کہ ہم میں بھی یہ صفات پیدا ہوں۔ نیز پھر اس سے یہ خیال پیدا ہوگا کہ ہمیں اپنے عیوب دور کرنے چاہیئں اور بجائے ان کے اپنے اندر خوبیاں پیدا کرنی چاہیئں ان دونوں صورتوں میں تسبیح و تحمید مفید ہوگی۔

استغفار

دوسرا خاص ذکر الٰہی استغفار ہے اس میں بظاہر ایک شخص اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے۔ لیکن درحقیقت اس میں بھی خدا کی صفات ہی کا ذکر رہتا ہے۔ کبھی نہیں دیکھو گے کہ ایک شخص وکیل سے جا کر کہے کہ مجھے فلاں مرض ہے اس کے لئے نسخہ لکھ دیجئے۔ اسی طرح کبھی نہیں دیکھو گے کہ ایک شخص ڈاکٹر کے پاس جائے اور اپنا مقدمہ بیان کرے اس سے کہے کہ اس کے متعلق مشورہ دیجئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انسان کا خاصہ ہے۔ کہ وہ اسی کے پاس جاتا ہے

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

رپورٹ بابت ماہ اپریل و مئی سنہ ۵۳ء

از مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ ——— مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی جدوجہد بدستور جاری رہی۔ روحانیت کی پیاسی دنیا کو اسلام کے چشمہ سے حسب توفیق سیراب کرنے کی باقاعدہ کوشش کی جاتی رہی۔ ہماری کوششیں کس رنگ میں ہوتی رہیں۔ ان کا مختصر بیان ہدیہ ناظرین المصلح کیا جاتا ہے۔ تا احباب اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

تبلیغ

تبلیغ کے دو طریق جاری ہیں۔ (ا) تبلیغ عام (ب) تبلیغ خاص۔ تبلیغ عام کے سلسلہ میں جلسہ جات اور دوسرے لوگوں کی مجالس میں شرکت شامل ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہالینڈ مشن نے دو بڑے جلسے کئے۔ جن میں سے ایک "صلیب مسیح" کے متعلق کیا گیا۔ جبکہ عیسائی دنیا حضرت مسیح کے مصلوب ہونے کا دن منا رہی تھی۔ ہم نے اخبار میں اعلان کروانے کے علاوہ خطوط کے ذریعہ اور بازار میں اشتہارات تقسیم کر کے لوگوں کو اطلاع کر دی تھی۔ ہمارے اعلان اور اشتہار میں کہا گیا تھا۔ کہ آؤ ہم آپ کو بتائیں۔ کہ مسیح کے صلیبی واقعہ کی حقیقت کیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی لوگ جلسہ میں شریک ہوئے۔ ایک اخبار کے دو نمائندے بھی تشریف لائے۔ مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے قرآن مجید سے حضرت مسیحؑ کے واقعہ صلیب سے تعلق رکھنے والی آیات کی تلاوت کی۔ پھر ان کا ڈچ زبان میں ترجمہ سنایا۔ آپ کے بعد مسٹر عبداللہ خاں اونک نے واقعہ صلیب اور کفارہ کے مزعومہ عقیدہ کے متعلق علمی لحاظ سے بحث کی۔ جس میں آپ نے بتلایا۔ کہ ایسا عقیدہ رکھنا عقل و دانش کے خلاف ہے۔ خواہ ہم کسی لحاظ سے بھی غور کریں۔ اس عقیدہ کی معقولیت ہمارے ذہن میں نہیں آ سکتی۔ آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے حضرت مسیحؑ کے صلیب سے بچائے جانے کے متعلق پون گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں بتلایا گیا۔ کہ حضرت مسیحؑ خدا کے فرستادہ نبی تھے۔ یہود نے انہیں ناحق صلیب کے ذریعہ مارنے کی کوشش کی۔ مگر خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے خاص فضل سے اس لعنتی موت سے بچا لیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے دعا کرنے اور خدائی وعدہ کو پیش کر کے بتلایا گیا۔ کہ آپ کا صلیب سے زندہ اترنا نہایت ضروری تھا۔ پھر اناجیل میں درج شدہ واقعات صلیب کا جائزہ لیتے ہوئے بتلایا۔ کہ ان امور کی روشنی میں مسیح کا صلیب سے زندہ اترنا واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ پھر مسیح کے بدن سے خون نکلنے کو پیش کر کے بعض انگریز ڈاکٹروں کی رائے بیان کی گئی، جس سے ثابت ہوتا تھا۔ کہ مسیحؑ کے بدن سے خون نکلنا ان ڈاکٹروں کے نزدیک بھی آپ کی زندگی کی علامت ہے۔ تقاریر کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین پر اس جلسہ کا بہت گہرا اثر ہوا۔ پھر ایک جلسہ اس دن کیا گیا۔ جبکہ عیسائی دنیا مسیح کے آسمان پر جانے کا دن منا رہی تھی۔ اس جلسہ کا اعلان بھی اخبار میں کروایا گیا۔ اور خطوط کے ذریعہ مشن سے تعلق رکھنے والے احباب کو اطلاع کی گئی۔ دو اخباروں میں خبر کے طور پر بھی جلسہ کا اعلان شائع ہوا۔ اس جلسہ کا مضمون تھا "مسیحؑ کے آسمان پر جانے کی حقیقت"۔

یہ جلسہ مسٹر عبداللہ خاں اونک کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جو کہ مولانا ابوبکر صاحب نے کی۔ اور حضرت مسیحؑ سے تعلق رکھنے والی آیات پڑھیں۔ اور بعد میں ان کا ڈچ میں ترجمہ بھی سنایا گیا۔ ان کے بعد محترم صدر صاحب نے چند منٹ میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد اس عقیدہ کے نتائج پر مختصر سی تقریر کی جس میں بتلایا گیا۔ کہ اب عقیدہ رکھنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم مسیحؑ کی الوہیت کے قائل ہو جائیں۔ اگر مسیح آسمان پر گئے تھے۔ تو وہ یقیناً کوئی بالا ہستی تھے۔ جو کہ عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے پون گھنٹہ تک اس مضمون کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا کہ حضرت مسیحؑ کا آسمان پر جانا عقلی و نقلی دلائل کی رو سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس چار اناجیل ہیں۔ جو کہ مسیحؑ کے حواریوں کے نام پر لکھی ہوئی ہیں۔ مگر ان چار اناجیل میں سے متی و یوحنا جو بظاہر حضرت مسیحؑ کے شاگرد معلوم ہوتے ہیں۔ مسیحؑ کے آسمان پر جانے سے اتفاق نہیں رکھتے۔ لوقا اور مرقس کچھ کہتے ہیں۔ مگر نئے ترجمہ کے لحاظ سے لوقا بھی اپنے خیال سے منحرف ہو چکے ہیں۔ اب صرف مرقس باقی ہے۔ مگر ان کی انجیل کے گہرے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جہاں مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ وہ بات بعد کی ایجاد ہے۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ آخری آیات در اصل بعد میں شامل کی گئی ہیں۔ اس کے برعکس یوحنا کی انجیل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح فلسطین سے بجائے آسمان کی طرف جانے کے کسی اور علاقہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ کیونکہ جہاں مرقس مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا ذکر کرتے ہیں۔ یوحنا بڑی دلیری سے فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے ایک محبوب شاگرد کو ساتھ لیکر ایک طرف رخ کر لیا۔ اور کہیں چلے گئے۔

تقاریر کے بعد نہایت دلچسپ تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری ہوا۔ چنانچہ ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ حاضرین نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ فالحمد للہ کہ یہ جلسہ بھی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اپنے جلسوں کے علاوہ بعض دیگر مجالس کے اجلاسوں میں شرکت کرنے کا موقع بھی ملا۔ چنانچہ ایک سپرچولسٹ کے تین جلسوں میں شرکت کی گئی۔ مولوی ابوبکر صاحب ایوب اور خاکسار کے علاوہ ہمارے چار پانچ مقامی احباب بھی شرکت کرتے رہے۔ اس جگہ سوالات کے ذریعہ اپنے خیالات لوگوں تک پہنچانے کا نہایت اچھا موقع ملتا رہا۔ اور سننے والوں پر بہت اچھا اثر ہوتا رہا۔ ایک موقعہ پر ہم نے اس جگہ منتظمین سے اجازت حاصل کر کے ایک اشتہار بھی تقسیم کیا۔ اور اپنے جلسہ کے متعلق ایک اعلان بھی کیا گیا۔

انفرادی تبلیغ

انفرادی تبلیغ کا سلسلہ اللہ کے فضل سے باقاعدہ جاری رہا۔ ہر روز دو چار احباب ملاقات کے لئے مشن ہاؤس پر تشریف لاتے رہے۔ جن کے ساتھ کافی دیر تک گفتگو اور تبادلہ خیالات کرنے کا موقع ملتا رہا۔ ایک دوست مسٹر کرام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ دوست چند ایام کے لئے تبادلہ خیالات کی غرض سے ہمارے پاس تشریف لائے۔ ان سے تقریباً ڈیڑھ سال سے خط و کتابت ہو رہی تھی۔ چنانچہ اس ملاقات کے نتیجہ میں وہ دوست اسلام قبول کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

یہ دوست الیکٹریکل انجینئر ہیں۔ اور ڈیلفٹ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل۔ جنگ سے پہلے ڈچ ملٹری اکیڈمی میں تعلیم بھی دیتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں سائیکالوجی کے بھی ماہر ہیں پہلے پروٹسٹنٹ مذہب رکھتے تھے۔ پھر کیتھولک ہو گئے۔ مگر جنگ کے دوران میں آزاد خیال۔ حتیٰ کہ دہریوں میں بھی شامل ہو گئے تھے۔ ہمارے ساتھ خط و کتابت کے دوران میں ہمیشہ خدا کے عقیدہ پر بحث کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی نیک فطرت اور سعادت اور اخلاص کی وجہ سے آخر ہدایت کا راستہ بتلا ہی دیا۔ یہ دوست بہت ہی قابل ہیں۔ احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ اور ان کے ذریعہ بہتوں کو ہدایت کا راستہ بتلائے۔ ان کے دل میں اسلام و احمدیت کی خدمت کا جذبہ موجزن ہے۔ جب سے انہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اس وقت سے وہ اپنے طور پر لوگوں تک پیغام حق پہنچانے میں مشغول ہیں۔ تعلیم کی طرف بھی انہیں بہت رغبت ہے۔ نماز کی طرف تو وہ انتہائی طور پر مائل ہیں۔ رمضان کے دوران میں خاص طور پر نمازوں کی طرف مائل رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے ہدایت اور روشنی پانے کی دعا کرتے رہے ہیں۔ جس سے ان کے اخلاص پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں روحانی علم سے مالا مال کرے۔ ان کا اسلامی نام عبدالرحمٰن یحییٰ رکھا گیا ہے۔

اس سلسلہ میں تبلیغ کے ماتحت ہم دوسروں کے گھروں پر بھی جا کر پیغام حق پہنچانے کی کوشش کرتے رہے۔ مولوی ابوبکر صاحب ایوب اکثر لوگوں سے ملتے رہے۔ ایک لڑکے طالب علم کے پاس ہر ہفتہ جا کر کافی دیر تک تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ یہ دوست لائڈن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور آزاد خیال ہیں۔ ان کے علاوہ ایک انڈونیشین طالب علم جو قریباً چار پانچ سال سے لائڈن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کے ہاں بھی ہر ہفتہ ایک دفعہ جا کر انہیں اور ان کی اہلیہ کو عربی سکھلاتے رہے۔ اور احمدیت کا پیغام بھی پہنچاتے رہے۔

دوسروں کی مجالس میں

ایک مجلس کے دو اجلاسوں میں شریک ہونے کا موقع ملا۔ جہاں سوالات کرنے کا وقت دیا گیا تھا۔ چنانچہ وقت ملنے پر سوالات کے ذریعہ اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقع ملا۔ اس جگہ اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے۔ بعض لوگوں کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقع بھی ملا۔ اور انہیں اپنے جلسوں میں آنے کی دعوت بھی دی گئی۔ ایک دعوت کے موقع پر بعض اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ قریباً نصف گھنٹہ تک ان کے ساتھ تبادلہ خیالات

ہو نا رہا۔ ایک اخبار کے ایڈیٹر صاحب کو مشن ہاؤس پر بلانے کے لئے بھی دعوت دی گئی جس کو انہوں نے بڑی خوشی سے منظور کیا۔ ایک دو اور مجالس میں شریک ہونے کا موقع ملا۔

(۳) الاسلام۔ پرچہ "الاسلام" بھی شائع کیا گیا۔ قریباً ایک صد احباب کو بھیجا گیا۔ ایک عیسائی اخبار میں اسلام کے متعلق ایک نوٹ چھپا تھا۔ جس کا جواب بھی شائع کیا گیا۔ کیونکہ اس اخبار والوں نے ہمارا جواب شائع کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ علاوہ ازیں "مسیح کے صلیب اور آسمان پر جانے" کے متعلق بھی ایک مختصر سا نوٹ شائع کیا گیا۔ جہاد کے موضوع پر بھی ایک مقالہ لکھا گیا۔ جس میں بتلایا گیا۔ کہ اسلام جبر سے مذہب کو پھیلانے کی تعلیم نہیں دیتا۔ اور صرف دفاعی جنگ کی اجازت دیتا ہے۔ اور اسے سب سے چھوٹا جہاد شمار کرتا ہے۔ تبلیغ کو اس سے بڑا اور پھر طہارت نفس کو سب سے بڑا جہاد قرار دیتا ہے۔

(۴) خط و کتابت کا سلسلہ بھی باقاعدہ جاری رہا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں قریباً ۱۴۰ خطوط لکھے گئے۔ احباب کو خطوط کے جواب میں کچھ لٹریچر بھی بھیجا گیا۔

(۵) تعلیم و تربیت:۔ اس سلسلہ میں ہر جمعہ کے روز بعض ضروری امور بیان کئے جاتے رہے۔ احباب کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دلائی جاتی رہی۔ چنانچہ بعض احباب باقاعدہ قاعدہ یسرنا القرآن اور ترجمہ پڑھنے میں مشغول رہے۔

رمضان شریف کے شروع میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی قرآن مجید کا درس دیا جایا کرے گا۔ چنانچہ یہ سلسلہ رمضان کے شروع ہونے پر جاری کیا گیا۔ چھ سات دوست اس میں شامل ہوتے رہے۔ ہمارے نومسلم بھائی مسٹر عبداللہ خاں اونک ڈچ زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ کر سناتے رہے۔ اور جو مشکل مقامات ہوتے۔ ان کی تشریح کر دی جاتی۔

(۶) ترجمۃ القرآن:۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ڈچ ترجمۃ القرآن کے پندرہ پاروں کی سیٹنگ ہو چکی ہے۔ اور دس پاروں کے پروف بھی دیکھے جا چکے ہیں۔ اس وقت کام میں بعض رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ احباب کرام سے التماس ہے۔ کہ اس کام کے خیریت سے انجام پذیر ہونے کے لئے خاص طور پر دعائیں فرماتے رہیں۔ یہ بہت بڑا اور اہم کام ہے۔ اس وقت لوگوں کی طبائع اسلام کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ اور اکثر لوگ قرآن مجید پڑھ جاتے ہیں۔ اگر ہم اس وقت لوگوں کے ہاتھوں میں دے سکیں۔ تو بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اس کام کو کر سکیں۔

آخر میں تمام ناظرین کرام کی خدمت میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کی طرف سے عرض کرتے ہوئے دعا کی درخواست ہے۔ تا اللہ تعالےٰ ہمارے سب بہن بھائیوں کو استقامت بخشے۔ اور انہیں دوسروں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ اور کہ اللہ تعالےٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

داخلہ انجنیئرنگ کالج

دی پنجاب کالج آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں داخلہ کے لئے درخواست ۱۵/۸/۵۳ تک دی جا سکتی ہے۔ پراسپکٹس ۱۳ر میں منیجر گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے ملتا ہے۔

(سول ملٹری لاہور ۱۸/۷/۵۳)

فارم اوورسیر (زراعت)

ایل۔ ایس۔ سی زراعت پاس امیدواران سے ابتدائی ۲۰۰ روپیہ تنخواہ پر رکھ غلاماں تھل میں فارم اوورسیر (زراعت) کی اسامی کے لئے درخواست بنام ڈپٹی ڈائرکٹر لائیوسٹاک ڈی ویلیمنٹ و ریسرچ فارم ۲۵ ڈاکخانہ غلاماں ضلع میانوالی یکم اگست ۱۹۵۳ء تک طلب کی گئی ہے۔ (سول ملٹری لاہور ۱۸/۷/۵۳)

(ناظر تعلیم و تربیت)

میٹرک پاس واقفین متوجہ ہوں

"جن واقفین نے اس سال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ وہ اپنے مکمل پتہ اور کوائف دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(وکیل الدیوان ربوہ)

اعلان دارالقضاء

بھائی سراج دین صاحب سکنہ جنڈ وساہی ڈاکخانہ خاص براستہ بیگووالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیال کوٹ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد مسمی عبداللہ صاحب مرحوم ترگڑی براستہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی دفتر محاسب صیغہ امانت میں مبلغ -/۵۹۹ روپے ہے۔ اور سندھ سنڈیکیٹ جوسنت بلڈنگ جودھامل بلڈنگ میں مبلغ چھ صد روپے کی رقم جمع ہے۔ یہ رقم مجھے دلائی جاوے۔ میں اپنے باپ کا اکیلا وارث ہوں۔ لہٰذا اگر مرحوم کا کوئی اور جائز وارث ہو۔ یا مرحوم کے ذمہ کسی کا کوئی قرض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

امانت تحریک جدید

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ضروری ارشاد

"صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے لیکن میں تحریک جدید کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ضروری یادداشت

امانت ذاتی اور امانت تحریک جدید دو علیحدہ علیحدہ امانتیں ہیں۔ دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کراتے وقت صرف امانت تحریک جدید لکھیں

دوستوں کی سہولت کے لئے

کواپریٹو بنک تقریباً ہر ایک منڈی اور تحصیل میں ہوتا ہے۔ وہاں کے دوست اگر کواپریٹو بنک میں روپیہ جمع کرا کر چینیوٹ کے کواپریٹو بنک پر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے نام کا ڈرافٹ لے کر بھیج دیں۔ تو آسانی سے ان کی رقم تھوڑے خرچ پر ہمیں مل سکتی ہے۔ مرکز سے روپیہ بھیجتے وقت منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ کا خرچ ہم خود ادا کرتے ہیں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

عید فنڈ اور فطرانہ کی رقوم کے متعلق ضروری اعلان

اخبار المصلح مجریہ ۲ جولائی ۱۹۵۳ء میں یہ اعلان شائع کر دیا گیا تھا۔ کہ عہدیداران احباب اپنی اپنی جماعت کا تمام عید فنڈ اور فطرانہ جو مقامی ضروریات سے بچ گیا ہو جلد تر مرکز میں ارسال فرمائیں۔ چند جماعتوں نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ مگر ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اپنا عید فنڈ اور فطرانہ کا روپیہ مرکز میں ارسال نہیں کیا۔ لہٰذا یہ اعلان دوبارہ شائع کر کے عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے حسابات کی جانچ پڑتال کر کے جو جو رقوم فطرانہ اور عید فنڈ کی قابل ادخال خزانہ ہوں۔ وہ فوری طور پر محاسب صاحب صدر انجمن ربوہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ نظارت بیت المال ربوہ۔

سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ پاکستان متوجہ ہوں

احباب کو مرکز کی ضروریات سے وقتاً فوقتاً مطلع کیا جاتا ہے۔ اور ان کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ کہ وہ عہدیداران مال سے تعاون فرما کر چندہ جات لازمی کو جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ نیز سیکرٹریان مال پر بھی عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ احباب جماعت سے بروقت چندہ وصول کریں۔ تاکہ مرکز کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے اور جماعتی کام میں روپے کی کمی کی وجہ سے بعض وقت جو جمود طاری ہو جاتا ہے۔ اس کو دور کیا جا سکے۔ امید ہے کہ سیکرٹریان مال اور احباب اپنے اپنے فرائض کو سمجھتے اور ادا کرنے کی پوری پوری کوشش اور سعی فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ نظارت بیت المال

(بقیہ لیڈر ص ۲)

ایم۔ اے۔ اعظم کے مشورہ کے مطابق کوئی ایسی کمیٹی مقرر کی جائے۔ جس کے سپرد ایسے مضامین لکھنا ہو جو مذکورہ بالا کانفرنس میں پڑھے جائیں۔ تو اس میں صرف ایسے علماء ہی شامل کئے جائیں۔ جو بقول مضمون نگار صرف قرآن کریم، سنت رسول اللہؐ کے سوا اور کوئی ذاتی نظریہ پیش نظر نہ رکھیں۔ اور کانفرنس میں جو مندوبین بھیجے جائیں۔ وہ اسلام کو واقعی ایک علمی دین کے پیش کرنے کے قابل ہوں۔ اور جو خالص ان اصولوں کو لیں۔ جو بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے قرآن کریم اور پیغمبر اسلام کے اسوہ حسنہ سے ثابت ہوں۔

ہمیں ایسے مندوبین نہیں بھیجنے چاہئیں جو سدھورام اور رمزنده رام کی طرح نہ صرف چینی کے بت بنے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ کر اسلام کے نام کو بٹہ لگانے والے ثابت ہوں۔ ہم جانتے ہیں کہ امریکہ یہ کانفرنس اپنی بعض اغراض کے پیش نظر منعقد کر رہا ہے۔ مگر ہمیں اس کی اغراض سے بالا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اغراض کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھا

نوٹ: منسلکہ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۳۴: حشمت علی ولد الٰہی بخش قوم حجام عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن گھوڑ لیاں براستہ کھوہیا لوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میں مہاجر ہوں۔ اس وقت میرے قبضہ میں ایک مکان جس کے چار کمرے اور ایک نلکہ ہے۔ میں چونکہ محنت پیشہ کرتا ہوں جس کی آمدنی سال میں اڑھائی مانی یعنی بیس من پختہ ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ جو سالانہ قسط ماہی ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا حشمت علی موصی: گواہ شد: صوفی علی محمد صحابی۔ گواہ شد: قاضی خورشید احمد ڈنڈیرد گھوڑلیاں

وصیت نمبر ۱۳۴۴۲: غلام نبی ولد شاہ محمد قوم ارائیں پیشہ دوکانداری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن چک ارائیاں ڈاکخانہ جموں والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۲ بیگھہ زمین قیمت ۵۰۰/- روپیہ چک ارائیاں میں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ دوکان کریانہ کے ذریعہ ۲۰/- روپیہ ماہوار آمد ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: غلام نبی بقلم خود موصی۔ گواہ شد: صوفی علی محمد صحابی۔ گواہ شد: غلام رسول برادر حقیقی۔

وصیت نمبر ۱۳۵۲۵: ناصر احمد ولد حکیم محمد علی قوم احمدی ڈوگر پیشہ دوکانداری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نانو ڈوگر ڈاکخانہ چوہنگ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۱۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: ناصر احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: عبدالکریم موصی ۱۱۹۱ نانو ڈوگر۔

وصیت نمبر ۱۳۵۷۴: نفیسہ زوجہ چوہدری عبدالغفور قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن احمد نگر ڈاکخانہ لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۵۰/- روپیہ ہے جو ذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا نفیسہ موصیہ گواہ شد: نشان انگوٹھا عبدالغفور خاوند موصیہ گواہ شد: نور محمد باڈی گارڈ

وصیت نمبر ۱۳۵۷۶: فاطمہ زوجہ چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ جو ذمہ خاوند ہے۔ زیور نقرئی زنجیری وزن ۱۲ تولے قیمت دو روپے کل میزان ۳۰۲ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا فاطمہ زوجہ عنایت اللہ: گواہ شد: نور محمد باڈی گارڈ۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا عنایت اللہ خاوند

وصیت نمبر ۱۳۵۷۷: عبدالغفور ولد چوہدری سجادہ قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت آمد بذریعہ زمیندارہ سالانہ مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبدالغفور نشان انگوٹھا: گواہ شد: عبدالحمید فرزند موصی گواہ شد: نور محمد باڈی گارڈ

وصیت نمبر ۱۳۵۹۷: غلام فاطمہ زوجہ چوہدری علی شیر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن احمد نگر ڈاکخانہ لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ جو کہ میں وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: نشان انگوٹھا غلام فاطمہ موصیہ: گواہ شد: گواہ شد: نور محمد باڈی گارڈ بقلم خود گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۶۳۱: امۃ العزیز زوجہ مولوی میر ولی خان ہزاروی قوم اعظم آل پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اور نہ ہی اور کوئی آمدنی کا ذریعہ ہے۔ صرف مبلغ یکصد بیس ۱۲۰/-/- روپیہ حق مہر جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو یا اپنی زندگی میں میری آمدنی کا کوئی ذریعہ ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ الامتہ: امۃ العزیز بقلم خود موصیہ گواہ شد: غلام رسول ہزاروی پسر موصیہ گواہ شد: میر ولی خاوند موصیہ دیہاتی مبلغ جماعت احمدیہ

وصیت نمبر ۱۳۶۳۶: منظور احمد ولد محمد علی صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھگت ڈاکخانہ تابعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میں کاشتکاری کا کام کرتا ہوں۔ میری سالانہ آمدنی اندازاً بیس من پختہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: منظور احمد موصی نشان انگوٹھا: گواہ شد: صوفی علی محمد صحابی بقلم خود: گواہ شد: محمد یوسف سیکرٹری مال مالو کے بھگت بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۶۴۳: شکر ہدایت بی بی صاحبہ زوجہ مولوی محمد احمد صاحب درویش قوم ڈھلوں عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۸ اپریل ۱۹۴۶ء ساکن بدوملہی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ تین صد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی کانٹے وزن چار ماشے۔ قیمت مبلغ ۴۶/- روپے۔ کل میزان مبلغ ۳۴۶/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا موصیہ ہدایت بی بی زوجہ مولوی محمد احمد صاحب درویش واقف زندگی۔ گواہ شد: غلام رسول بقلم خود بدوملہی ضلع سیالکوٹ گواہ شد: سید ولایت شاہ عفی عنہ انسپکٹر وصایا۔

صنعتی ترقی کے سلسلہ میں نہایت احتیاط کیساتھ آگے قدم بڑھانا چاہیے

کراچی ۲۵ رجولائی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اعلان کیا کہ پاکستان کو جو بنیادی طور پر ایک زراعتی ملک ہے۔ تیزی کے ساتھ صنعتی ملک بنانے سے اس کی اقتصادی حالت کو تباہ کرنا ہوگا۔ کل شام یہاں ٹیکسٹائل مل کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ صنعتی ترقی سے عوام کا معیار بلند ہوتا ہے۔ لیکن ہم کو اس سلسلہ میں نہایت احتیاط کے ساتھ آگے قدم بڑھانا چاہیے۔

مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ پاکستان اناج کے معاملہ میں خود کفیل تھا۔ لیکن گذشتہ دو سال میں قدرتی اور غیر قدرتی اسباب کی بنا پر اناج کی کمی ہو گئی ہے۔ مگر ہمیں امید ہے۔ کہ آئندہ دو سال میں پاکستان اناج میں خود کفیل ہو جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک طرح سے دوسرے ملکوں سے ممتاز ہے۔ کیونکہ یہاں انسان کی دو پہلی ضروریات یا تو پیدا ہو جاتی ہیں۔ یا بنائی جا سکتی ہیں۔ روئی با افراط ہونے کی وجہ سے ہم آسانی کے ساتھ کپڑا بنا سکتے ہیں۔ قیام پاکستان پر ہمارے پاس ۱۷ ملیں تھیں۔ لیکن اب ہمارے پاس ۵۱ ملیں ہیں۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ ۱۹۵۷ء تک پاکستان کپڑے میں خود کفیل ہو جائیگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ایک فرد کو ۱۸ گز کم از کم کپڑے مہیا کرنے کے لئے ہمیں بیس لاکھ تکلوں کی ضرورت ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ کپڑے میں خود کفیل ہونے سے ہم غیر ملکوں کی مبادلہ زر کافی مقدار میں بچا سکتے ہیں۔ اور اس طرح سے ہم جو روپیہ بچائیں گے۔ وہ ملک کی ترقی کی اسکیموں میں لگ سکتا ہے۔ خان بہادر حبیب اللہ منیجنگ ڈائرکٹر کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ پانی اور بجلی کی سپلائی میں جو دقتیں ہو رہی ہیں۔ ہم اس سے واقف ہیں۔ اور ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جلد سے جلد ان دشواریوں پر قابو پالیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ عوام کے جوش و خروش اور حب الوطنی کے جذبہ سے ہم کو یقین ہے۔ کہ ہم ان دشواریوں پر بہت جلد قابو پالیں گے۔ انہوں نے حافظ حبیب اللہ کے اس اعلان کو بہت سراہا۔ کہ مل کے مزدوروں کو ان کی تنخواہ کے دس فی صد حصہ کے برابر کارخانہ کے حصص دیئے جائیں گے۔

انہوں نے کہا۔ کہ اس سے مزدوروں اور منتظمین میں خوشگوار تعلقات پیدا ہو جائیں گے۔ اس تقریب میں مسٹر مشتاق احمد گورمانی وزیر داخلہ۔ مسٹر شعیب قریشی وزیر مہاجرین کے علاوہ متعدد ملکی اور غیر ملکی تاجروں نے شرکت کی۔ تقریر کے بعد مسٹر محمد علی نے مل کا افتتاح کیا۔ اور پھر اس کا معائنہ کیا۔

مقامی ٹیکس وصول کرنے کی ممانعت

کوئٹہ ۲۵ رجولائی۔ قلات میں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ کہ بلوچستان کی ریاستی یونین کی حکومت نے یکم اگست سے تمام سرداروں، جاگیرداروں اور زمینداروں کو لوگوں سے مقامی ٹیکس وصول کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ واضح رہے کہ پہلے حکومت زمینداروں سرداروں اور جاگیرداروں کو ٹھیکے دیا کرتی تھی۔ اور یہ لوگوں سے ٹیکس وصول کرتے تھے حکومت کو اس انتہائی حکم کے بعد تقریباً ۱۲ لاکھ روپے کا خسارہ ہوگا۔ اب جو شخص ٹیکس وصول کرتا ہوا دیکھا جائیگا۔ اسے گرفتار کر لیا جائیگا۔

امریکی تیل کے جہاز میں زبردست دھماکہ

ونسٹن ڈیٹرائٹ ۲۵ رجولائی۔ امریکہ کا ایک تیل بردار جہاز یہاں جورجیا میں کل رات زبردست دھماکہ ہوا۔ اور اس کے بعد جہاز میں آگ لگ گئی۔ یہ جہاز بندرگاہ پر لنگر انداز تھا۔ اور اس میں سے تیل اتارا جا رہا تھا۔ عملہ کے ۱۷ افراد نیچے پانی میں کود پڑے اور انہیں بچا لیا گیا۔ باقی ۲۴ افراد کے متعلق ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ہے۔

جموں میں دوبارہ ایجی ٹیشن شروع کرنے کی دھمکی

امرتسر ۲۵ رجولائی۔ جموں پرجا پریشد کے صدر پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے کہا ہے کہ پرجا پریشد مقبوضہ کشمیر کی دستور ساز اسمبلی کے اجلاس تک خاموشی سے اس بات کا انتظار کرے گی۔ کہ بھارت اور کشمیر کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کو نافذ کیا جاتا ہے یا نہیں۔ لہذا اگر اس معاہدہ کی توثیق نہ کی گئی۔ تو ایجی ٹیشن دوبارہ شروع کر دیا جائیگا۔ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے دھمکی دی۔ کہ پریشد اپنے اس مطالبہ سے دستبردار نہیں ہوئی ہے۔ کہ ریاست کشمیر کا بھارت کے ساتھ الحاق مکمل کر لیا جائے۔

جاپان اور کوریا کے درمیان برطانوی جہاز پر حملہ

ٹوکیو ۲۵ رجولائی۔ ٹوکیو کے ساحلی حفاظتی دستوں کا بیان ہے۔ کہ آج انہیں ایک برطانوی جہاز کی طرف سے فوری امداد بھیجنے کا تار موصول ہوا ہے۔ جہاز سے جو اطلاع پہنچی ہے۔ اس کے مطابق اس برطانوی *

* بحری جہاز پر جزیرہ کیوشو اور کوریا کے درمیان نامعلوم جہازوں نے گولے برسائے۔ اس برطانوی جہاز کا [illegible]

واگہ اور گنڈا سنگھ والا کے راستے آمدورفت کے لئے کھول دیئے گئے

کراچی ۲۵ رجولائی۔ نئی دہلی اور کراچی سے بیک وقت ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کے درمیان نئی دہلی میں منعقد ہونے والی حال ہی کی بین المملکتی پاسپورٹ اور ویزا کانفرنس میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ اور جس کی حال ہی میں دونوں حکومتوں نے توثیق کی ہے۔ اس پر آج سے عملدرآمد شروع ہوگا۔ اس معاہدہ کے مطابق مشرقی اور مغربی پنجاب کے درمیان بری راستے واگہ۔ اٹاری اور گنڈا سنگھ والا اور حسینی والا اب ہمہ وقتی طور پر کھول دیئے جائیں گے۔ تاکہ دونوں ملکوں کے وہ باشندے جن کے پاس جائز پاسپورٹ اور ویزا موجود ہوں۔ ان دونوں راستوں کے ذریعہ آجا سکیں۔ اس کے علاوہ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارتی حکومت نے متعلقہ حکام کو یہ ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان پاسپورٹ اور ویزا کا جو نیا معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے مطابق ای۔ اور ایف قسم کے ویزا میں مناسب تبدیلی کر دی جائے۔ بھارت کی وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس معاہدہ پر آج سے عملدرآمد شروع ہو جائیگا۔ بھارتی حکومت کی ہدایات کے مطابق پاکستان کے وہ شہری جو تجارت اور کاروبار کے سلسلے میں معقول اسباب کی بنا پر بھارت جانا چاہتے ہیں۔ ان کو "سی" ویزا جاری کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل قسم کے افراد کو جو ابھی تک بھارت میں ہیں۔ سی۔ ایف ویزا جاری کیا جا سکتا ہے۔ گھریلو ملازم مشرقی بنگال میں غیر منقولہ جائداد کی نگرانی کرنے والے۔ ملازمین جو اپنا گذارہ تجارت یا ان کمپنیوں میں ملازمت کر کے کرتے ہیں جو رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ ایسے مزدور جو خاص زمانے میں ملازمت کی تلاش میں بھارت آتے ہیں۔

وزیر اعظم نیوزی لینڈ کراچی آرہے ہیں

کراچی ۲۵ رجولائی۔ مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے بتایا ہے کہ حکومت پاکستان کی دعوت پر نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ہالینڈ چند روز کے لئے کراچی آرہے ہیں۔ آپ ۳۱ رجولائی کو یہاں پہنچیں گے۔

موہن جو داڑو کے نزدیک دریائے سندھ کا بند خطرے میں

کراچی ۲۵ رجولائی۔ دریائے سندھ موہنجوداڑو کے نزدیک تمام مقامات پر کناروں کو تیزی سے کاٹ رہا ہے۔ اس سے دو ہزار سالہ پرانے شہر کی حفاظت کے لئے پانچ سال قبل جو بند تعمیر کیا گیا تھا وہ خطرے میں ہے۔ سندھ کے چیف انجینئر تازہ ترین اطلاعات کا انتظار کر رہے ہیں جس کے بعد وہ موقعہ پر جائیں گے۔ وہ اس ہفتہ کے اندر سکھر بھی جائیں گے۔ کیونکہ اس ماہ کے آخر میں یا اگلے ماہ کے شروع میں سیلاب کی بند کے لئے خطرہ کا امکان ہے۔

محمد علی اگست کے وسط یا دوسرے ہفتہ میں دہلی جائیں گے!

کراچی ۲۵ رجولائی۔ باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان محمد علی اگست کے دوسرے ہفتہ میں دہلی جائیں گے جہاں وہ پنڈت نہرو کے ساتھ بین المملکتی تنازعات کے تصفیہ *

* پر مزید گفت و شنید کریں گے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی بھارت کے دارالحکومت میں تقریباً ایک ہفتہ تک قیام کریں گے۔

(بقیہ صفحہ ۳)

جس سے اسے امید ہو کہ میرا فلاں کام کر سکتا ہے۔ ایک وکیل چونکہ نسخہ نہیں لکھ سکتا۔ اس لیے وہ اس کے پاس اس غرض کے لیے نہیں جاتا۔ بلکہ ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ڈاکٹر نسخہ لکھ سکتا ہے۔ پس جب ہم کہتے ہیں۔ کہ اے خدا ہمیں معاف فرما۔ تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ غفور ہے رحیم ہے رحیم ہے اور معاف کرتا ہے۔ پس استغفار بھی ذکر الٰہی ہے اور ایسا ذکر الٰہی ہے کہ اسے کثرت سے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ انسان بغیر خدا کی مدد و نصرت کے کچھ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی بغیر اسکے اسے کچھ مل سکتا ہے۔ پھر استغفار میں اپنی غلطیوں کی معافی بھی ہوتی ہے۔ اور خدا کی مدد و نصرت بھی ملتی ہے۔ پس استغفار میں دونوں باتیں ہیں کہ انسان اپنی غلطیوں کا اقرار بھی کرتا ہے جس سے اسے معافی ملتی اور مدد و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اور صفات الٰہیہ کو بھی سامنے لاتا ہے

درود

اس کے علاوہ درود ہے۔ درود سے بھی انسان روحانی ترقی کرتا ہے۔ اور روحانی فوائد پاتا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ خصوصیت کے ساتھ درود کی کثرت کو اپنے لیے لازم کرے۔ اور مسجد میں آکر تو بالضرور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے

درود کیا ہے؟

درود دراصل اس احسان کا اقرار ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم پر کیا۔ اور احسان کا اقرار انسان کے لیے از حد ضروری ہے۔ کبھی کسی شخص کے اعمال میں پاکیزگی نہیں پیدا ہو سکتی۔ جب تک وہ اپنے احسان کرنے والے کا احسان مند نہیں ہوتا۔ کیونکہ تمام صفائی اعمال میں احسان مندی سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے ہمارے لیے یہ بہت ضروری ہے۔ کہ ہم کثرت سے درود پڑھیں تاکہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کے لیے آپ کے احسان مند ہوں اور پھر ہمارے اعمال میں بھی پاکیزگی اور صفائی پیدا ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی درود میں شامل کرو

میں نے بتایا ہے کہ درود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کو یاد کرنا اپنی احسان مندی جتانا اور اسے خدا سے اس کا عوض دینے کی درخواست کرنا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھی بے شمار احسانات ہیں۔ اس لیے درود میں ان کو بھی شامل کرنا چاہیئے ایک یہی کیا کم احسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم پر ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پتہ ہم کو ملا آج لوگوں نے جھوٹی اور بناوٹی اور ہتک آمیز روایتوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ کا کچھ بنا دیا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ مختلف قسم کی باتوں سے آپکی اصل شان کو ہی گھٹا دیا تھا اور بعض ایسی غلط اور بے ہودہ باتیں آپ کی طرف منسوب کر رکھی تھیں۔ جو ہرگز آپ کی شایان شان نہ تھی۔ غرض لوگوں کی غلط روایتوں نے آپ کو پس پردہ چھپا دیا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر ان سب پردوں کو اٹھا دیا۔ اور اس مبارک اور خوبصورت چہرہ پر سے تمام پردے اٹھا کر ہمیں دکھا دیا۔ پس یہ کیا کم احسان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ کہ آپ نے آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اصل شان کو ظاہر فرما دیا۔ اور ان سب باتوں سے آپ کو پاک کر دیا۔ جو آپ کی طرف منسوب کی جاتی تھیں۔ پس درود میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی شامل کرنا چاہیئے۔ اور بھی احسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں۔ اور بے شمار احسان ہیں۔ پس ہمارا یہ بھی فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ان کو بھی درود میں شامل کریں۔ ہم مختلف اوقات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں۔ تا ان کے احسانوں کا بھی اقرار ہو۔ اور شکریہ ادا ہو سکے۔

ہندوستان کی ریاستیں اپنی زمین کا کرایہ مانگیں گی

نئی دہلی ۲۵ رجولائی معلوم ہوا ہے کہ پارٹ بی کی ریاستیں مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کرنے والی ہیں۔ کہ نئی دہلی میں ان کے سابق حکمرانوں کی زمینوں پر جو مکان بنائے گئے ہیں۔ ان کا کرایہ دیا جائے۔ زمانہ جنگ میں جب رہائش کی قلت ہو گئی تھی تو مرکزی حکومت نے نئی دہلی میں ان ریاستوں کے حکمرانوں کی زمین پر بہت سی رہائش گاہیں بنائی تھیں ان میں سے بعض مشہور ہاؤس۔ جودھپور ہاؤس۔ ٹراونکور ہاؤس اور پٹودی ہاؤس ہیں

بھارتی وزارت آبادکاری کے وفد کے کراچی آنے کی حکومت پاکستان کو کوئی اطلاع نہیں

کراچی ۲۵ رجولائی: کراچی کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ انہیں اس امر کی کوئی اطلاع نہیں ہے کہ بھارتی وزارت آبادکاری کا ایک وفد متروکہ جائدادوں کے تصفیہ کے لیے کراچی آرہا ہے۔ نئی دہلی کی ایک خبر سے پتہ چلا ہے۔ کہ بھارتی وزیر آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین نے بھوپال میں اعلان کیا تھا کہ اس قسم کا ایک وفد جلدی کراچی بھیجا جا رہا ہے۔ کراچی کے سرکاری حلقوں سے پتہ چلا ہے۔ کہ انہیں حکومت ہندوستان کی طرف سے اس قسم کی میٹنگ کے لیے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ نئی دہلی کی خبر میں کہا گیا تھا کہ اس وفد کو وزیر اعظم کی ملاقات سے پہلے کراچی پہنچنا تھا۔ لیکن چونکہ وزراء اعظم آج ملاقات کر رہے ہیں۔ اس لیے اب یہ ناممکن ہے کہ اس قسم کی کوئی بات چیت ہو سکے مسٹر جین نے کہا تھا کہ بھارت اور پاکستان کے جھگڑوں میں سے سب سے اہم تنازعہ کشمیر کا ہے جس سے دنیا کا امن وابستہ ہے۔ لیکن متروکہ جائدادوں کے مسئلہ کو بھی جس سے دونوں ملکوں کے کروڑوں آدمی وابستہ ہیں۔ کم اہم نہیں سمجھنا چاہیئے۔ دہلی نہرو ملاقات کے بار آور ہونے کی امید کا اظہار کرتے ہوئے مسٹر جین نے یہ بھی انکشاف کیا۔ کہ لندن میں وزراء اعظم کی ملاقات میں مسٹر نہرو نے متروکہ جائدادوں کی اہمیت کی طرف بھی توجہ دلائی تھی نئی دہلی کی آخری خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بھارتی وزارت آبادکاری کے ایک ترجمان نے جمعہ کے روز کہا ہے کہ اس کا وفد وزراء اعظم کی ملاقات کے بعد کراچی روانہ ہوگا۔ ترجمان نے یہ بھی کہا۔ کہ دونوں ملکوں کی وزارت ہائے آبادکاری کے درمیان بات چیت کرنے کا فیصلہ پاکستان اور بھارت کی رہبر کمیٹیوں کے گذشتہ اجلاس میں کر لیا گیا تھا۔ اس نے یہ بھی انکشاف کیا۔ کہ ماہرین کی اس ملاقات کے بعد دونوں ملکوں کے وزراء آبادکاری کی بھی ایک ملاقات ہوگی۔

مسٹر چرچل کو وزراء اخارجہ کی کانفرنس سے مایوسی ہوئی

لندن ۲۵ رجولائی: قائم مقام وزیر خارجہ لارڈ سالسبری نے آج وزیر اعظم مسٹر چرچل سے ملاقات کی۔ اور ان کو واشنگٹن کانفرنس کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ لیکن وزیر اعظم کو کانفرنس کی تفصیلات سن کر بہت مایوسی ہوئی مسٹر ونسٹن چرچل کی تجویز یہ تھی۔ کہ وہ فرانس کو اور امریکہ کو اس بات پر آمادہ کریں گے۔ کہ عالمی جنگ ختم کرنے کے لیے روس کے لیڈروں کو اعلیٰ سطح پر غیر رسمی بات چیت کی دعوت دی جائے

عبدہ کی حالت بہتر ہو رہی ہے

بیروت ۲۵ رجولائی: لبنان کے سابق وزیر خزانہ جو گولی کے حادثہ میں سخت زخمی ہو گئے تھے۔ اب آہستہ آہستہ ان کی حالت بہتر ہو رہی ہے ایک ڈاکٹری رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسٹر عبدہ کی حالت میں ان چار گولیوں کے نکال دینے کے بعد جو ان کے پیٹ میں لگی تھیں کچھ کچھ تبدیلی ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی تک ان کی حالت نازک ہی ہے

برطانوی فوجوں کا نہر سویز پر قبضہ
کمیونسٹوں کے ہاتھوں میں زبردست ہتھیار ہے

قاہرہ ۲۵ رجولائی: جنرل نجیب نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے۔ کہ برطانوی فوجوں کا نہری علاقہ پر قبضہ کمیونسٹوں کے ہاتھوں میں ایک زبردست ہتھیار ہے کمیونسٹ اپنے طریقوں کے مطابق ملک میں کمیونزم کو رائج کرنے کا مطالبہ نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ملوکیت کی جارحانہ کاروائی کا پر ملا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس طرح عوام کی اکثریت کو اپنا ہم نوا بنا لیتے ہیں۔ جنرل نجیب نے کہا کہ کمیونزم کو پھیلانے کیلئے کمیونسٹ ملکوں سے مصر میں کمیونسٹ ایجنٹوں کو ایک خاص طریقہ سے روپیہ مہیا کیا جاتا تھا لیکن اب اس طریقہ کو حکومت مصر نے بند کر دیا ہے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گھڑیوں کا شیشہ جو بارہ آنے سے آٹھ آنے تک ہے۔ ایک کمیونسٹ روس کو بھاری قیمت پر مصر میں بیچتی تھی۔ اور جو کثیر منافع حاصل ہوتا تھا۔ وہ کمیونزم کی اشاعت

جلسہ سیرت النبیؐ

مورخہ ۲۷ رجولائی بروز اتوار بوقت پانچ بجے شام مسجد احمدیہ حلقہ مارٹن روڈ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مختلف حضرات روشنی ڈالیں گے۔

جلسہ کی صدارت جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی فرمائیں گے۔ احباب اپنے دوستوں سمیت بکثرت تشریف لا کر نبی کریمؐ کے ذکر خیر میں شریک ہوں۔ اور اسوۂ نبیؐ سے استفادہ کریں۔ راجہ نذیر احمد ظفر سیکرٹری تبلیغ

(جماعت احمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی)